Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد کے خلاف آریوں کا ستیہ گرہ اور مسلمانانِ پنجاب

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مملکت آصفیہ کے خلاف آریوں نے جو مہم شروع کر رکھی ہے وہ مدتوں کی سوچی سمجھی ہوئی تجویز کے مطابق ہے۔ اور اس کے متعلق بڑے وسیع پیمانہ پر تیاری کی جا چکی ہے اگرچہ اس میں پیش پیش آریہ نظر آتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کے ہر طبقہ اور ہر فرقہ کی ہر رنگ کی تائید اور امداد انہیں حاصل ہے اور بعینہٖ وہی صورت نظر آتی ہے۔ جو اس وقت رونما ہوئی تھی جبکہ آریوں نے ملکانوں کو مرتد کرنا شروع کیا تھا شدھی کو جائز قرار دینے والے صرف آریہ ہی تھے۔ اور دیگر تمام فرقوں کے ہندو اسے ہندو دھرم کے صریح خلاف سمجھتے تھے۔ مگر باوجود اس کے ان کی پوری ہمدردی اور امداد آریوں کو حاصل تھی۔ اپنے اثر اور رسوخ کے ذریعہ نیز مالی رنگ میں بڑے بڑے کٹر اور دقیانوسی ہندوؤں نے آریوں کی امداد کی۔ اور اس لئے کی۔ کہ ملکانہ قوم جو مسلمان سمجھی جاتی۔ اور ملکانے جو مسلمان شمار کئے جاتے تھے ان کو ہندو بنایا جا رہا تھا۔ اسی طرح اب بھی آریوں کی شورش چونکہ ایک ایسی مملکت کے خلاف ہے۔ جس کا حکمران مسلمان ہے۔ اور جو اسلامی عہد حکومت کی ایک یادگار ہے۔ اس لئے ہر فرقہ۔ اور ہر خیال کے ہندو آریوں کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ مہاسبھائی اور سناتنی ہندوؤں کے علاوہ آریہ اخبارات تو یہ بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ سکھ بھی ان کے ساتھ مل کر ستیہ گرہ کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ آریہ خیالات کے کانگرسی بھی گاندھی جی سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ کہ وہ حیدرآباد کے خلاف آریوں کی جنگ میں شریک ہو سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو آریہ بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "کئی برسوں کے بعد ہم نے ریاست حیدرآباد کو چیلنج کیا ہے۔ اور حیدرآباد جیسی حکومت سے ٹکر لگانا آریہ سماج کا ہی کام ہے۔" اور دوسری طرف یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ:-

"ہمارا ستیہ گرہ جاری رہا۔ تو بہت جلد مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال اور کانگرس کو ہمارے ستیہ گرہ میں شریک ہونا پڑے گا۔" (ملاپ ۱۲ فروری)

یہ تو برٹش انڈیا کے لوگوں کے متعلق اعلان ہے۔ اور ریاستی ہندوؤں کی نسبت یہاں تک کہا جا رہا ہے۔ کہ "اس وقت حیدرآباد کے نوے فیصدی ہندو آریہ سماج کے جھنڈے تلے جمع ہیں۔"

اب غور طلب سوال یہ ہے۔ کہ آریوں کو اس قدر مختلف العقائد لوگوں کی ہمدردی اور امداد اس وسیع پیمانہ پر کیونکر حاصل ہو گئی۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ انہوں نے کسی ایسے مقصد کو مدنظر رکھ کر یہ شورش شروع نہیں کی جس سے تمام فرقوں کے ہندوؤں کے فوائد وابستہ ہوں۔ بلکہ محض اپنے فرقہ کے اغراض ان کے پیش نظر ہیں۔ چنانچہ ان کے سب سے بڑے مطالبات ہی یہ ہیں۔ کہ (۱) سوامی دیانند جی کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق جہاں وہ چاہیں۔ عبادت کرنے کی اجازت دی جائے (۲) اپنے مذہبی خیالات کی اشاعت اور غیر آریوں کی شدھی کی پوری آزادی دی جائے (۳) مندروں پر اوم کا جھنڈا گاڑنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو:۔

قطع نظر اس سے کہ ان امور کے متعلق حکومت آصفیہ کا کیا رویہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ یہ صرف آریوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسائل ہیں۔ اور دوسرے ہندو ہمیشہ ان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ خاص کر آریہ عقائد کے پرچار اور شدھی کے خلاف راسخ العقائد ہندو بڑے سخت ہیں چنانچہ وہ قطعاً برداشت نہیں کرتے کہ آریہ عام ہندوؤں کو اپنا ہم خیال بنانے میں کامیاب ہوں۔ جب صورت حالات یہ ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت حیدرآباد کے خلاف آریہ اس لئے شورش برپا کر رہے ہیں۔ کہ انہیں وہاں کے لوگوں کو آریہ بنانے کی کامل آزادی دے دی جائے۔ تو تمام فرقوں کے ہندو ان کی حمایت کر رہے ہیں:۔

اس کی وجہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ حیدرآباد ایک مسلمان حکومت ہے۔ جو ہر طبقہ کے متعصب ہندوؤں کی نظر میں خار کی طرح کھٹکتی ہے۔ انہوں نے ایک عرصہ کی سوچ بچار کے بعد یہ ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ کہ آریوں کو مذہب کی آڑ میں شورش پیدا کرنے کے لئے آگے کر دیا جائے۔ اور پھر ان کی ہر رنگ میں مدد کی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جا رہا ہے۔

224

یہی وجہ ہے کہ روز بروز اس شورش میں شدت پیدا ہو رہی ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کا کیا انجام کیا ہوگا۔ اور مملکت آصفیہ اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں کے مقابلہ میں کس قدر کامیابی حاصل ہوگی لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے ایک عبرتناک سبق ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ بات جموں و کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی داد رسی کے لئے جب حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے کوشش کی گئی اور جب وہ کوشش نہایت شاندار نتائج پیدا کر رہی تھی تو اس وقت با اثر اور بارسوخ مسلمانوں نے نہ صرف اس کی حمایت نہ کی۔ بلکہ اس لئے اس کی مخالفت پر تل گئے۔ کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حضرت امام جماعت احمدیہ نہایت سرگرمی سے مصروف تھے۔ اور آج تک ہندو اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹ فروری ۱۹۳۹ء کے اخبار "نیشنل کانگرس" میں جموں کے ایک ہندو نے ریاست میں قومی تحریک کے آغاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

"جناب مرزا صاحب قادیانی نے اس تحریک میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ مالی اور درمی امداد دے کر مسلمانان جموں و کشمیر کی حوصلہ افزائی کی ہندوؤں نے مجموعی طور پر اس تحریک کی مخالفت کرکے حق وفاداری ادا کیا"۔

مگر ہندوؤں سے زیادہ پنجاب کے مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اس کی مخالفت کی۔ آخر اس تحریک کو برباد کر دیا آج وہ مسلمان جنہوں نے اس تحریک کو برباد کیا۔ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کشمیر کے معاملہ میں انہوں نے کیا کیا۔ اور حیدر آباد کے بارے میں آج ہندو کیا کر رہے ہیں۔ حیدر آباد کے خلاف آریوں نے اپنے عقائد کی اشاعت کے لئے ستیہ گرہ شروع کر رکھا ہے۔ مگر سارے ہندوستان کے ہندو اس قانون شکنی میں ان کی حمایت کر رہے ہیں کشمیر میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے محض مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دلانے کے لئے آئینی جدوجہد کی۔ مگر مسلمانوں نے اس تحریک کو ناکام بنانے میں انتہائی زور لگا یا۔ اور آخر وہ مٹ کر رہ گئی۔ انہی مسلمانوں نے اب کہا تھا کہ کسی کی مجال نہیں حیدر آباد کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے ورنہ ہم طوفان بپا دینگے۔ مگر اب جبکہ حیدر آباد میں آریوں کے جتھوں پر جتھے جا رہے ہیں بالکل دم بخود ہو گئے ہیں۔

گلدستۂ عقیدت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اے کہ تو ہے صاحب جبروت و جاہ و عز و شاں — ذات والا میں تری پنہاں ہزاروں خوبیاں

چشمۂ علم و ہدایت صاحب فہم و ذکا — اے کہ اپنی قوم کی ہے ہاتھ میں تیرے عناں

گلشن احمد" میں آنے کی نہیں ہرگز خزاں — مہدی موعود کو یہ دی خبر اللہ نے

نیز "محمود احمد" جب ہیں اس کے باغباں — تیرا آنا ہے خدا کے خود اترنے کا نشاں

منبع فیض و عنایت مخزن صدق و صفا — حسن و احساں میں نظیر مہدی آخر زماں

دل ترا معمور ہے پاکیزگی کے عطر سے — معترض۔ بد باطنی سے ہو رہے ہیں بدگماں

تیری قسمت میں ازل سے ہے لکھی فتح و ظفر — اور ادبار رسیدہ بختی نصیب دشمناں

وہ تری ہستی ہے۔ قومیں جس سے برکت پائیں گی — اور آزادی کو پائیں گے اسیران جہاں

اپنے ہاتھوں سے خدا نے یہ تری بخشش تجھے — تاج پہنا کر خلافت کا بہ تخت قادیاں

تیرے ہی دم سے ہوئے ہم قائل دین حنیف — اے رہ الفت کے رہبر متقی و نکتہ داں

روح تھراتی ہے تیرے نام سے شیطان کی — ہے بجا کہنا تجھے میدان حق کا پہلواں

عہد میں تیرے ہوئی دیں کی اشاعت گھر بہ گھر — خادم دین محمدؐ اے امیر کارواں

جب خدائے عزوجل نے خود کیا ہے انتخاب — پھر تنزل کی ترے سب کوششیں ہیں رائگاں

قدرت ثانی کے مظہر جانشین میرزا — زیب دیتی ہے خلافت تجھکو بے وہم و گماں

زندہ باد اے وارث تخت خلافت زندہ باد — خاک در دہن عدوئے نکتہ چین دیدہ باں

بیسیوں عقدے خلافت میں تیری حل ہو گئے — سالک راہ وفا اے کاشف سر نہاں

ہے مجھے تیری غلامی موجب صد افتخار — اے مرے آقا مرے سردار میرے پاسباں

زندگی ہو آپ کی سب کامرانی میں بسر

ہے دعائے شاد ہر ساعت رہے تو شادماں

خاکسار۔ محمد ابراہیم شاد از مومن

بقایا داران موصیان حصہ آمد کے متعلق اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیوشن ۱۷۱ مورخہ ۹/۴/۱۴۳۵ موصیان حصہ آمد کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ وصیت میں یہ شرط لکھ دی جائے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کرے گا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے۔

اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا۔ اسکی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ جب تک وہ توجہ نہ کرے۔ اس سے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ سوائے اسکے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کرکے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ فروری ۱۹۳۹ء۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی لاہور میں تشریف فرما ہیں۔

خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے اندھے پن کی روک تھام کے ہفتہ کے سلسلہ میں پرائمری سکول کے طلبار کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور دوا ڈالی۔

شیخ عبد الغنی صاحب ریٹائرڈ نائب تحصیلدار برادر شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ جو بہت مخلص احمدی ہیں۔ بوجہ ضعف دل اور گردوں کی تکلیف کے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

آج دن بھر اچھی بارش ہوئی۔ اور ابھی مطلع ابر آلود ہے۔

گیانی محمد دین صاحب کے متعلق اعلان

گیانی محمد الدین صاحب مبلغ دعوۃ و تبلیغ کی حاضری فوری طور پر نظارت امور عامہ میں مطلوب ہے۔ اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گزرے تو فوراً نظارت ہذا میں تشریف لے آئیں نیز جہاں کہیں ہوں وہاں کے عہدہ داران جماعت گیانی صاحب کو فوراً نظارت ہذا میں حاضر ہونے کے لئے اطلاع کر دیں اور نظارت ہذا کو بھی مطلع کریں۔

ناظر امور عامہ

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۹۱) اسلام کی ایک فضیلت

اسلام کی ظاہری فضیلت یہ کیا کم ہے۔ کہ اس کے خدا کا اسم معرفہ اللّٰہ ہے۔ دوسرے مذاہب میں خدا کا نام ہی نہیں۔ پھر خود اس مذہب کا نام اسلام ہے۔ دوسرے مذاہب کا کوئی نام ہی نہیں جو ان کی اپنی کتاب نے پیش کیا ہو۔ تیسرے اس کی الہامی زبان زندہ ہے باقی سب کی مُردہ۔ چوتھے ان کے نبی کا نام محمدؐ ہے۔ یعنی تمام اخلاقِ حسنہ کا جامع۔ اور سارے کمالات کا مرکز۔ دوسروں کے انبیاء کے نام میں یہ خوبی ہی نہیں۔ پانچویں اس کی کتاب کا نام قرآن ہے۔ اور کسی مذہب نے اپنی کتاب کا نام خود نہیں بتایا۔ بلکہ لوگوں نے جو چاہا۔ رکھ لیا۔ مثلاً توراۃ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ میرا نام توراۃ ہے یا وید نے کہا ہو۔ کہ میں خدا کی طرف سے نازل ہوا ہوں۔ میرا نام پرمیشر نے وید رکھا ہے۔ چھٹے اپنے متبعین کا نام کسی مذہب نے تجویز نہیں کیا سوائے قرآن کے جس نے ہمارا نام مسلم رکھا۔ حوالوں کے لئے دیکھو یہ آیات:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ۔ اَللّٰہُ۔ اَلْقُرْاٰنُ کَرِیْمٌ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ

(۳۹۲) زمین بولے گی

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا (زلزال)
جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی آج کل لوگ دنیا بھر کی خبریں روزانہ بذریعہ ریڈیو کے سن لیتے ہیں۔ اور اس کی اصل وجہ وہ برقی لہریں ہیں۔ جو زمین کی سطح پر بغیر تار کے چلتی ہیں آج سے پندرہ بیس سال پہلے ایسی باتوں کا نام نشان بھی نہ تھا۔ اب آکر ۱۳۰۰ سو سال بعد یہ پیشگوئی قرآن مجید کی کس طرح واضح طور پر پوری ہوئی ہے۔ کہ حیرت آتی ہے۔

(۳۹۳) ہاتھ۔ پیر۔ زبان حرکات سب کی گواہی

شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَاَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ۔ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ

یہ باتیں بھی نمونہ کے طور پر اس زمانہ میں موجود ہوگئی ہیں۔ جو لوگ خاموش ہیں۔ یا مر گئے ہیں۔ ان کے افعال اعمال اور باتیں ٹاکی کے پردہ پر ہر شب کو دکھائے جاتے ہیں۔ اور جیسا فرمایا گیا تھا۔ کہ اعمال محفوظ کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور جلد کی گواہی عدالتوں اور پولیس میں جاری ہے۔ جہاں انگوٹھے لگائے جاتے ہیں۔ اور حلیے لکھے جاتے ہیں۔ اور مجرموں کی تلاش اور تفتیش بذریعہ فوٹو۔ اور جلد کے نشانات کے روزمرہ ہوتی رہتی ہے۔

(۳۹۴) کاہن اور ساحر

وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ
لوگ بعض دفعہ پوچھتے ہیں۔ کہ اب ساحر اور کاہن نظر نہیں آتے۔ کہاں چلے گئے۔ اس سے ذرا پہلے زمانہ میں جو عورتیں ڈائنیں یا کلیجہ نکالنے والی کہلاتی تھیں۔ وہ ساحروں میں سے ہوتی تھیں۔ اسی طرح جوگی اور وہ لوگ جو عامل تھے اور توجہ کیا کرتے تھے۔ نیز شعبدہ باز ٹھگوں کو بھی ساحر کہتے ہیں۔ اور ایک قوم تیم جنید وبلوں کی تھی۔ وہ کاہن تھے۔ آج کل مسمرائزر تو ساحر ہیں اور سپر چولسٹ کاہن ہیں۔ پورے مجذوب اور پاگل مجنون کہلاتے ہیں۔ اور صرف مزیدار تک بندی اور مقفٰی عبارتیں بنانے والے اور شعر کہنے والے شاعر۔

توراۃ میں جو لفظ کاہن کا آتا ہے اس سے محدث یا ملہم یا وہ لوگ مراد ہوتے ہیں۔ جو مذہبی پیشوا اور امام قوم ہوتے تھے۔ قرآن نے یہ اصطلاح یہودیوں کی تسلیم نہیں کی۔ بلکہ وہ اصطلاح لی ہے۔ جو عربوں میں رائج تھی۔

(۳۹۵) نماز میں توجہ

وَالَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ (مومنون) نماز میں خشوع یعنی عاجزی نہایت ضروری بات ہے۔ کیونکہ وہ وقت اپنے محسن رب کے حضور عبادت کا ہے حدیث میں آتا ہے۔ کہ نماز میں مومن اپنے رب سے مناجات یعنی باتیں کرتا ہے تو نماز ایسی چیز ہے جس کا مقصد عاجزی اور دعا ہے۔ لیکن بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوگیا ہے۔ کہ نماز میں توجہ قائم اس طرح رکھنی چاہیئے۔ جس طرح نیا نیا مسمریزم سیکھنے والا کاغذ پر ایک سیاہ دائرہ بنا کر توجہ کی مشق کرتا ہے۔ ایسے کسی شخص کو نماز پڑھتے دیکھو تو بجائے عاجزی اور مناجات کے وہ بڑا زور لگا کر۔ اور ڈھیلے باہر نکال کر اپنی سجدہ گاہ کو توجہ کا نقطہ تصور کر کے پوری مشق مسمریزم کی کرتا ہے مگر اس مسمریزم اور توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا کی طرف سے توجہ جاتی رہتی ہے عاجزی جاتی رہتی ہے۔ مناجات اور دعا جاتی رہتی ہے۔ اور صرف توجہ رہ جاتی ہے۔ چونکہ خدا پر توجہ ہو نہیں سکتی۔ اس لئے نماز ہی گئی۔ نتیجہ یہ کہ بہت زور لگانے اور توجہ کرنے سے اعصابی ضعف اور کمزوری تو ہو جائے گی۔ مگر مطلب نماز کا نہ حاصل ہوگا۔ نماز کو طاقت زائل کرنے کا ذریعہ شریعت نے نہیں بنایا۔ بلکہ طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ کا حکم ہوتا ہے۔ یعنی جب تو کام سے تھک جائے۔ اور تبلیغ سے فارغ ہو۔ تو کوفت دور کرنے کو نماز کے لئے کھڑا ہو جا۔ اگر نماز میں مسمریزم والی توجہ کی جاتی۔ تو اسے کبھی تقویت دینے والا کام نہ قرار دیا جاتا۔ نہ کبھی حضور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ فرماتے۔

نماز تو راحت ہے۔ نہ کہ مشقت (ارحنا یا بلال پر غور کرو) پس محض ادب سے عاجزی اور فروتنی اور مسکینی سے نماز پڑھو۔ اور اسی طرح خدا سے باتیں کرو۔ جس طرح ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ اور اس سے دعا کرو۔ انہی باتوں کا نام مناجات ہے۔ برخلاف اس کے نماز میں سخت زور لگا کر اور توجہ بقوت تمام مسمریزم سیکھنے والوں کی طرح لگا کر تمام اعضاء کو تشنج دے کر اور آنکھیں باہر نکال کر اور دعا کرتے وقت اس طرح زور لگا کر کہ گویا دس من کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ یہ سب طریقے مصنوعی اور غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔ اور کوفت پیدا کرتے ہیں۔ نہ کہ راحت۔ اور نہ اس حالت میں خدا کے ساتھ مناجات یعنی باتیں ہو سکتی ہیں۔ نہ عاجزی سے دعا ہو سکتی ہے پس فروتن بنو۔ نہ کہ زور لگانے والے پہلوان۔ اور عاجز بنو نہ کہ مسمریزم سیکھنے والے نو آموز طالب علم اور تلین جلودھم والا نمونہ نظر آئے۔ نہ کہ کشتی کرنے والے کا نمونہ۔ اور نماز کی توجہ سے مراد خدا کی طرف خیال اور رجوع ہے۔ جیسے بادشاہوں کے دربار میں ماتحت اور سوالی حاضر ہوتے ہیں اور ان کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ نہ کہ وہ توجہ جو عامل اپنے معمول پر کرتا ہے۔

(۳۹۶) اُمّی نبی

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ الآیہ
ایسا ان پڑھ نبی جسے نہ ماں نہ باپ نہ استاد کسی طرف سے بھی کوئی تعلیم نہیں پہنچی۔ ماں باپ تو چھوٹی سی عمر میں ہی فوت ہوگئے تھے۔ استاد کوئی

کیا ویدوں کا پرکاش آتما میں ہوا یا دل میں ڈالا گیا

مہاشہ چرنجی لال جی پریم شاستر ارتھ درپن صفحہ ۱۵۲ پر تحریر کرتے ہیں۔

"الہام اور ایشوری گیان میں بڑا فرق ہے۔ لفظ الہام کے معنے ہیں "در دل افگندن" یعنی دل میں ڈالنا ان الفاظ سے ہی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باہر سے کوئی چیز دل میں ڈالی جا رہی ہے۔ اور ڈالنے والے کا وجود اس شخص سے کہ جس کے دل میں ڈالا جا رہا ہے۔ الگ اور خارج ہے۔ جب دو شخصیتوں میں بُعد ہُوا تو ان کے لئے تجسم لازم آیا۔ جسم ترکیب کا نام ہے۔ اور وہ فنا کا مظہر ہے پس الہام خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ ایشوری گیان کا مطلب پرماتما کے گیان سے ہے۔ جس کا وہ سرب ویاپک ہونے کی وجہ سے رشیوں کے آتما میں پرکاش کرتا ہے۔ چونکہ پرماتما رشیوں کے آتما میں بھی ویاپک ہوتا ہے۔ اس لئے گیان کا رشیوں کے آتما میں صرف پرکاش ہوتا ہے۔"

پیشتر اس کے کہ میں یہ بتاؤں کہ ایشور کا گیان دل میں ڈالا جاتا ہے۔ یا اس کا پرکاش آتما میں کیا جاتا ہے۔ میں مہاشہ جی سے یہ دریافت کرتا ہوں۔ کہ وہ ایشور اور انسان کی آتما کو ایک ہی مانتے ہیں یا جدا جدا تصور فرماتے ہیں۔ اگر وہ دونوں ایک ہی شے ہیں تو پھر ایشور کا گیان بھی انسان کی آتما کو خود بخود ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے دل میں ڈالنے یا آتما میں پرکاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر دونوں جدا جدا ہیں تو ان کے لئے تجسم لازم آگیا اور جسم ترکیب کا نام ہے۔ اور وہ فنا کا مظہر ہے۔ پس بقول مہاشہ جی الہام کا دل میں ڈالنا یا گیان کا آتما میں پرکاش کرنا خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ یہ فرمائیں کہ پرماتما سرو ویاپک ہے یعنی ہر جگہ موجود ہے اور پرماتما رشیوں کی آتما میں بھی ویاپک ہوتا ہے۔ اس لئے گیان کا پرکاش صرف رشیوں کی آتما میں ہوتا ہے۔ سو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ اگر ایشور سرو ویاپک ہے۔ تو وہ انسان کے دل میں بھی ویاپک ہو سکتا ہے۔ اور ثابت ہو گیا کہ جسطرح سرو ویاپک ہونے کے باعث ایشور انسان کی آتما میں گیان کا پرکاش کر سکتا ہے اسی طرح پرمیشور اپنی سرو ویاپکتا کے کارن دل میں بھی اپنے گیان کا پرکاش کر سکتا ہے۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ ویدوں کا پرکاش بھی دل میں ہی مانا جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

۱۔ "نور کل قادر مطلق پرماتما تمام معلموں کا بھی معلم ہے۔ اس کی ذات باری تعالےٰ سے تمام ہستیاں فیض رساں ہیں۔ اس نے رشیوں کے مصفیٰ دلوں کو اپنے علم کے پرتو سے منور کر دیا۔"
(آریہ گزٹ لاہور ۷ ر نومبر ۱۹۳۵ء)

۲۔ "پرمیشور ویدک گیان ہردے (دل) میں پرکاش کرتا ہے۔"
(آریہ گزٹ لاہور ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

۳۔ "چاروں ویدوں کا گیان سرشٹی کے آدمیں چار رشیوں اگنی۔ وایو۔ آدیتہ انگرہ کے ہردیوں (دلوں) میں دیا جاتا ہے۔"
(آریہ گزٹ لاہور ۱۲ ر اگست ۱۹۳۴ء)

۴۔ "سب سے پہلے ان ویدک رشیوں نے عمل کیا۔ جن پر شروع دنیا میں وید پرگٹ ہوئے دیگ ویدمنڈل ۱ اسوکت ۱۷ منتر ۳ میں بتایا۔ کہ رشیوں نے اس بانی کو جسکو انہوں نے ایشور دوادا ہردیہ (دل) میں دھارن کیا تھا۔ اپنے اپدیش دوادا سروتر پھیلا دیا۔"
(آریہ گزٹ لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۳۲ء)

یہ منتر تو ڈنکے کی چوٹ بتلا رہا ہے۔ کہ رشیوں کے دلوں میں وید ڈالے گئے۔ اور انہوں نے ان کو پھیلایا تھا۔ اس سے قدامت وید کا مسئلہ بھی عمدگی کے ساتھ حل ہو گیا۔ کیونکہ وید خود بتا رہے ہیں۔ کہ رشیوں نے ویدوں کو پھیلایا تھا۔ وہ کونسے وید تھے۔ جنکو رشیوں نے پھیلایا۔ یہ نا ممکن ہے کہ رشیوں کے پھیلانے سے پہلے ہی یہ وید بیان کرنے لگ جائیں۔ کہ رشیوں نے ویدوں کو پھیلایا تھا۔ یہ وید منتر صاف بتا رہا ہے۔ کہ ان ویدوں کے علاوہ کوئی اور وید بھی تھے۔ جن کو رشیوں نے پھیلایا تھا۔

۵۔ "سنسکرت میں آپ منش کی سنتان کو کہتے ہیں۔ اور منش کی سنتان کے دل میں پرماتما کا پرکاش ہوتا ہے۔ اس واسطے پرماتما کو نارائن کہتے ہیں۔"
(منو سمرتی ادھیائے ۱ اشلوک ۱۰)

یہ شلوک صاف بتا رہا ہے۔ کہ پرماتما کے پرکاش کی جگہ دل ہے۔ اور یہی اسلام کہہ رہا ہے۔

۶۔ "اگنی۔ وایو۔ آدی نامک دیو رشیوں کے دل میں وید کا پرکاش کیا۔"
(منو سمرتی ادھیائے ۱ اشلوک ۲۳)

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ ویدوں کا پرکاش بھی دل میں ہی ہوا۔

خاکسار
فتح محمد احمدی شرما از کراچی

نوماہی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتوں کا شکریہ

سن رواں کی تیسری سہ ماہی جنوری ۱۹۳۹ء میں ختم ہو چکی ہے۔ اس نوماہی بجٹ کو جن جماعتوں نے پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست بغرض دعا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ حضور نے اپنے دست مبارک سے فہرست مذکورہ پر رقم فرمایا ہے۔ "اللہ تعالےٰ ان سب جماعتوں پر اپنا فضل نازل فرمائے"۔ ذیل میں ان جماعتوں کے نام شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ بھی وہ اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گی۔ نیز جن جماعتوں کے بجٹ پورے نہیں ہوئے انہیں چاہیئے کہ وہ ابھی سے جدوجہد شروع کر دیں۔ تاکہ ۳۰ ر اپریل ۱۹۳۹ء تک ان کے سالانہ بجٹ پورے ہو جائیں۔ اور وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے مستحق ثابت ہوں۔

(۱) وہ جماعتیں جنکا بجٹ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ سے اوپر ہے۔ گنج لاہور۔ منٹگمری لائلپور۔ نوشہرہ۔ ملتان۔ منٹگمری۔ فیروزپور شہر۔ حیدرآباد دکن۔ سکندرآباد دکن۔ برج ورکس کوٹری سندھ۔

(۲) وہ جماعتیں جنکا بجٹ ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان ہے۔ مسجد مبارک قادیان۔ سمبڑیال۔ کیمل پور۔ فاضلکا۔ بیگم پور کنڈھی۔ جے پور۔ میرٹھ۔

(۳) وہ جماعتیں جنکا بجٹ ۱۰۰ اور ۵۰۰ کے درمیان ہے۔ گھنوکے ججہ۔ چک چہور ۱۱۷۔ لودھی ننگل ۲۰۹۔ خوشاب۔ کوہاٹ۔ چک ۱۶۶ مراد۔ کوٹ احمدیاں۔ آگرہ۔ جودھپور۔ رحیم جہانیاں مونگھیر۔ یادگیر۔ شیموگہ۔ اجنالہ۔ علی پور۔ شمس آباد۔ کرتو۔ چنیوٹ۔ بستی رنداں۔ ایبٹ آباد۔ بگھڑ ریگ خانپور ریاست رحیم یار خاں۔ چک ۳۴۳ ر سرگودھا۔ کمال ڈیرہ۔ مبارک آباد سٹیٹ۔ چک ۲۶۰ عربی خان پور (پٹیالہ)

(۴) وہ جماعتیں جنکا بجٹ ۱۰۰ سے کم ہے۔ قلعہ لال سنگھ۔ خان فتح۔ کلو سوہل۔ گلگت۔ دھرمکوٹ رندھاوا۔ میانی شیرا۔ ڈلہ۔ رتو چک۔ رحیم آباد۔ رنگے پور۔ سیھوماں۔ ڈالہ۔ جلو۔ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ۔ کلیان پور ...

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندوستانیوں کی خوراک میں دودھ کا حصّہ

ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کو ہندوستانیوں کی صحت اور اس ملک کے مویشیوں کی ترقی کا خاص طور پر خیال ہے۔ حال میں انہوں نے شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل کی وساطت سے یہ تحقیقات کرائی ہے۔ کہ ہندوستانی کاشتکاروں میں دودھ کی پیداوار اور کھپت کا کیا حال ہے۔ اس تحقیقات کی غرض یہ تھی کہ مویشیوں کی باقاعدہ اصلاح و تنظیم کے لئے بہتر غذا فراہم کرنیکا انتظام کیا جائے۔ اس تحقیقات کے نتائج کو کونسل نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دئیے ہیں۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی سولہ فیصدی آبادی تو ایسی ہے۔ جسے مطلقاً دودھ ملتا ہی نہیں۔ ۲۶ فیصدی آبادی کو فی کس آٹھ اونس یومیہ تک۔ ۲۶ فیصدی کو ۱۰ سے ۱۷ اونس یومیہ تک اور باقی ۲۲ فیصدی کو ۱۷ اونس سے زائد دودھ ملتا ہے۔ اور اس طرح تمام ملک کی بہت تھوڑی آبادی دودھ اور اس سے بنی ہوئی اشیاء کے ان اجزاء سے متمتع ہوتی ہے۔ جو جسمانی ترقی کے لئے اشد ضروری ہیں۔ لارڈ لنلتھگو کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ کسی قوم کی صحت کے اچھا یا برا ہونے کا انحصار اس امر پر ہے۔ کہ اس کے بچوں اور بالغوں کو کافی مقدار میں دودھ مہیا ہو سکے۔ اور اس غرض کے لئے آپ چاہتے ہیں۔ کہ اس ملک میں گائیوں کی ایسی نسل کو ترقی دی جائے۔ جو اپنے بچوں کی خوراک کے علاوہ کافی دودھ دینے والی ہوں۔

برطانوی اور فرانسیسی ہند کے مابین ناجائز تجارت کی روک تھام

فرانسیسی اور برطانوی ہندوستان کے مابین ناجائز تجارت کو روکنے کے لئے دونو حکومتیں پوری کوشش کرتی ہیں۔ لیکن پھر بھی اس کا انسداد نہیں ہوتا۔ دو مقامات پر سرحد کی نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ پانڈی چری اور کاریکل کی سرحد پر ایک دیوار تعمیر کی گئی تھی۔ کہ اس ناجائز تجارت کو روکا جائے۔ اور اس پر پچیس ہزار پونڈ کی رقم صرف کی گئی تھی۔ لیکن پھر بھی برطانوی ہند کے لوگ فرانسیسی ہند سے اسقدر مال لے آتے ہیں۔ کہ ہندوستانی خزانے کو ہر سال اس رقم سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور سرحد نودیکل کی ہے۔ اس سے بھی بکثرت مال آتا جاتا ہے۔ یہ سرحد ۱۴½ میل لمبی ہے۔ حکومت بطور تجربہ فی الحال اس کے ۴½ میل کے ٹکڑہ پر حد بندی قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے دو کٹہرے تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ جو ایک دوسرے سے ساڑھ ساٹھ فٹ کے فاصلہ پر ہونگے پہلے کٹہرے کی بلندی بارہ فٹ ہوگی۔ دوسرا کٹہرا اس لئے بنانے کی تجویز ہے کہ فرانسیسی ہندوستان سے ناجائز مال لانے والے دیوار کے اوپر سے پھینک کر نہ لے جاسکیں۔ اس رقبہ میں سرحد کی نگرانی کے لئے سائیکل سوار رکھے جائیں گے۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔ اور اس طرح کچھ فائدہ ہوا۔ تو باقی ماندہ دس میل کے ٹکڑے کو بھی اسی طرح محیط کر دیا جائے گا۔ اسی طرح پانڈیچری کی سرحد پر پندرہ میل رقبہ کو اسی طرح محیط کرنیکا ارادہ ہے۔

مرکزی اسمبلی کی کاروائی

۳۰ فروری کو مرکزی اسمبلی میں ریلوے کے مطالبات زیر پیش ہوئے۔ جن میں ایک ممبر کی طرف سے سو روپیہ تخفیف کی تحریک پیش کی گئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ریلوے بورڈ مالیات کے متعلق کوئی مستقل پالیسی اختیار کرنے سے قاصر رہی ہے اس لئے اس کی مذمت کی جائے۔ محرک نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ غالباً ریلوے کا آخری بجٹ ہے۔ جو اس اسمبلی میں پیش ہوگا۔ فیڈریشن کے نفاذ کے بعد ریلوے کا انتظام فیڈرل ریلوے اتھارٹی کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے گا۔ ریلوے کی مالی حالت کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ بڑی بڑی تنخواہوں میں تخفیف کی جائے۔ نیز ریلوے اور عام مالیات کے باہمی تعلق کا معین طور پر فیصلہ کیا جائے ایک اور مقرر نے کہا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دوسرے ٹیکس دہندگان کی طرح ریلوے کی آمدنی پر بھی ٹیکس لگایا جائے۔ تا حکومت کے مالیات میں اضافہ ہو۔ مسافروں کی کمی کی وجہ سے ریلوے کی آمد میں چھ کروڑ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے سہولتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ گذشتہ چار سال سے بنگال ناگپور ریلوے۔ آسام بنگال ریلوے۔ ویسٹرن بنگال ریلوے وغیرہ نقصان پر چل رہی ہے۔

ریلوے ممبر سر سٹوارٹ نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ ریلوے کے اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لینے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ رائے شماری پر یہ تحریک ۴۴ آراء کی موافقت اور ۶۵ کی مخالفت سے گر گئی۔ مسلم لیگ پارٹی نے حکومت کا ساتھ دیا۔

آج ایک اور تخفیف کی تحریک بھی پیش ہوئی۔ کیونکہ حکومت ریلوے کی اعلےٰ ملازمتوں میں ہندوستانیوں کے تناسب کو بڑھانے میں ناکام ہوئی ہے۔ یہ تحریک رائے شماری کے بغیر ہی منظور ہو گئی۔

واردھا سکیم گاندھی جی کی نظر میں

واردھا سکیم کے متعلق بعض لوگوں کے ساتھ گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے جو واردھا میں اس سکیم کے مطالعہ کے لئے آئے تھے۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اگر کانگرس کے نئے انتخاب سے پیدا شدہ صورت حالات کے ماتحت کانگرس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو واردھا سکیم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ سکیم بنیادی تعلیم کی سکیم ہے۔ کانگرس کا مقصد یہ نہیں۔ کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کے کارخانے کھولے جائیں۔ بلکہ اس کا منتہائے مقصود یہ ہے کہ گھریلو دستکاریوں کو ترقی دی جائے۔ کارخانوں کے اجراء سے کسانوں کی جیب میں ایک پائی بھی نہیں جاسکتی۔ لیکن گھریلو دستکاریاں عوام الناس کے لئے لاکھوں روپیہ کی امداد کا موجب ہو سکتی ہیں۔ واردھا سکیم بھی دراصل اسی صنعتی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ خواہ رائے تعلیم تبدیل ہو جائیں۔ یا کانگرس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہو جائے تو بے شک ہو جائے۔ لیکن اس سکیم میں تبدیلی کا کوئی خطرہ نہیں۔ اگر یہ سکیم فیل ہوئی۔ تو اپنی خامیوں کی وجہ سے ہوگی۔ ورنہ کانگرس کی پالیسی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جو لوگ بنیادی تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں ایسے اندیشے اپنے دل میں پیدا کر کے بددل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ استقلال اور ہمت سے کام کرنا چاہیئے۔

اس سکیم کے متعلق ۲۰ فروری کو مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے ایجوکیشنل مشاورتی بورڈ نے اس سکیم کے اصول کو منظور کر لیا ہے۔ اور اس کے متعلق ایک مفصل رپورٹ کی ہے جو جلد ہی صوبجاتی حکومتوں کو بھیج دی جائے گی۔ تا وہ اس پر غور و خوض کر کے جس رنگ میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں اٹھا سکیں۔ بہرحال کانگرس اور کانگرسی حکومتیں پورا زور لگا رہی ہیں۔ کہ یہ کامیاب ہو۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطین کانفرنس لنڈن

فلسطین کانفرنس لنڈن میں یہود اور عربوں نے اپنے اپنے مطالبات پیش کر دیئے ہیں یہود نے جو یادداشت مرتب کی ہے۔ اس میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ یہود کے لئے کسی ایسی آبادی کا مہیا کرنا جہاں وہ خود اپنی تقدیر کے مالک ہو کر رہیں۔ اور کسی کا ضمیمہ نہ سمجھے جائیں۔ حکومت برطانیہ کا از روئے معاہدہ فرض ہے عربوں کا یہ دعویٰ کہ فلسطین ان کا وطن ہے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ وہاں کی آبادی کا تیسرا حصہ یہود پر مشتمل ہے۔ اور اس ملک کی اقتصادی اور تمدنی سرگرمیوں میں ان کا حصہ دو تہائی سے کم نہیں۔ یہود ہر عہد میں وہاں پہنچتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس پر اپنا حق کبھی ترک نہیں کیا۔ گذشتہ ساٹھ سال سے یہودی آباد کار برابر وہاں آتے رہے ہیں۔ ابھی وہاں لاکھوں یہودیوں کی آبادی کی گنجائش ہے۔ اور جس قدر تعداد ممکن ہو۔ اس کے وہاں آباد کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ فلسطین کے سوا اگر کسی اور ملک میں یہود کی آبادی کا انتظام کیا جائے۔ تو وہ اس تجویز کو صرف اسی صورت میں قبول کریں گے۔ کہ پہلے اس جگہ میں وسیع پیمانہ پر آبادکاری کے متعلق طویل تجربہ کر لیا جائے۔

عربوں کا مطالبہ ہے کہ فلسطین میں ان کی آزاد سلطنت قائم کی جائے اور وہاں یہودیوں کی آمد قطعی طور پر بند کر دی جائے۔ انہوں نے اپنی تائید میں وہ خط و کتابت پیش کی ہے۔ جو شریف حسین والئے مکہ اور حکومت برطانیہ کے نمائندہ مسٹر میکموہن کے مابین جنگ عظیم کے موقعہ پر ہوئی تھی۔ اور جس کے نتیجہ میں عربوں نے حکومت ترکی کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ اس خط و کتابت میں ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ ان کے ممالک میں آزاد حکومتیں قائم کر دی جائیں گی۔ اور ان ممالک میں فلسطین بھی شامل تھا۔ لیکن حکومت برطانیہ کا پہلو یہ ہے۔ کہ جن ممالک میں آزاد حکومت کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ان میں فلسطین شامل نہیں۔ کیونکہ اس وقت فلسطین کو یہودیوں کے لئے قومی وطن بنانے کا سوال ہی درپیش نہ تھا۔ حکومت برطانیہ نے عرب وفد پر یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر فلسطین کو آزادی نہیں دی جا سکتی۔ لیجا یہ کی [illegible] میں اصلاحات دینے کی تجویز ہے۔ لیکن عرب ان بیش بہا قربانیوں کے عوض جو وہ آزادی کے لئے اس وقت تک کر چکے ہیں۔ یہ قیمت بالکل حقیر اور ناقابل قبول سمجھتے ہیں۔ عربوں نے اپنے مطالبات کی بنیاد جس خط و کتابت پر رکھی ہے حکومت برطانیہ نے اس کی اشاعت کا اعلان کر دیا ہے۔

سپین کی موجودہ حالت اور مسلمانان مراکش

اگرچہ اس وقت جنرل فرانکو کا پرچم سپین میں لہرانے لگا ہے۔ بارسیلونا فتح ہو چکا ہے۔ اور جمہوری حکومت کے ارکان بھاگ کر فرانس پہنچ چکے ہیں۔ تاہم ابھی بہت سے اہم شہر اور علاقے ایسے ہیں۔ جو جمہوری گورنمنٹ کے ماتحت ہیں اور ملک کی آبادی کا معقول حصہ ابھی اس کے ساتھ ہے۔ اس لئے سارے ملک پر جنرل فرانکو کا قبضہ تاحال مسلم نہیں۔ سابق جمہوری گورنمنٹ کے وزیر خارجہ فرانس سے واپس سپین چلے گئے ہیں۔ گو صدر جمہوریہ نے ان کے ساتھ واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ فی الحال صلح کا اعلان نہیں کریں گے۔ یہ بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صدر جمہوریہ جنرل فرانکو کے ساتھ صلح کے لئے سلسلہ جنبانی کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے ان کے صرف تین مطالبات ہیں۔ اول یہ کہ غیر ملکی والنٹیروں کو خارج کر دیا جائے۔ سپین کا کوئی حصہ کسی غیر ملک کے حوالہ نہ کیا جائے۔ اور کسی غیر ملکی حکومت کا وہاں کوئی اثر نہ ہو۔ اور یہ کہ منتقمانہ کارروائیاں نہ کی جائیں۔

جنرل فرانکو کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس میں مراکشی عربوں کا بہت دخل ہے کیونکہ اکثر وہی لوگ تھے۔ جنہوں نے اس کی فوج میں بھرتی ہو کر اس کے لئے فتوحات حاصل کیں۔ ۱۹۳۶ء میں جب اسے جمہوری انتخابات میں شکست ہوئی۔ اور سوشلسٹ دوبارہ برسر اقتدار آگئے۔ تو اس نے مسولینی کے مشورہ سے بغاوت کی تیاری شروع کی۔ اور اس کے لئے چونکہ فوج کی ضرورت تھی۔ اس نے مراکشی عربوں سے وعدہ کیا۔ کہ کامیابی کی صورت میں وہ ان کو کامل آزادی عطا کر دے گا۔ اب اس کی کامیابی کے آثار دیکھ کر عربوں کی طرف سے وعدہ ایفائی کا مطالبہ ہونے لگا ہے۔ لیکن جنرل فرانکو نے قاہرہ کی جمعیتہ المسلمین کے صدر ڈاکٹر عبد الحمید سعید کے ایک خط کے جواب میں یہ تو لکھا ہے۔ کہ وہ مراکش کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں دیکھنے اور اس کے ساتھ خوشگوار تعلقات رکھنے کا آرزومند ہے۔ لیکن اس کی کامل آزادی کا کوئی ذکر نہیں کیا سیاستدانوں کا خیال ہے کہ اگر جنرل فرانکو ایسا کرنا بھی چاہے تو اس کی راہ میں بین الاقوامی روکاوٹیں ہیں۔ مراکش کی جاسوسی [illegible] ایسی ہے کہ وہاں سے فرانسیسی افریقہ میں شورش پیدا کرنا نہایت آسان ہے۔ اس کے علاوہ برطانوی پریس نے کچھ عرصہ ہوا۔ لکھا تھا۔ کہ ہٹلر اور فرانکو کے مابین یہ معاہدہ ہو چکا ہے۔ کہ مراکش کا ہسپانوی علاقہ نازیوں کے سپرد کر دیا جائیگا۔ تا انہیں اسلامی افریقہ میں اپنا تسلط قائم کرنے کا موقعہ مل سکے۔ بہرحال اس وقت یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مراکش کو زیادہ سے زیادہ فرانکو کی آمریت کے زیر سایہ آزادی دی جا سکے گی۔ لیکن یہ بھی خیال ہے۔ کہ اس سے مراکش و ہسپانیہ میں ایک نئی کشمکش شروع ہو جائے گی اور مراکشی عرب جنرل فرانکو سے نبرد آزمائی کریں گے۔

آئندہ جنگ میں آئرلینڈ کا رویہ

۱۷ فروری کو آئرش پارلیمنٹ میں آئرلینڈ کے ڈیفنس کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا۔ کہ آئندہ جنگ میں اگر انگلستان کو شریک ہونا پڑا۔ تو ہمارے لئے غیر جانبدار رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ دشمن کی طرف سے آئرلینڈ کی بندرگاہوں پر ضرور بمباری ہوگی۔ تا اس راستہ سے انگلستان کو سامان نہ پہنچایا جا سکے۔ اور اس وجہ سے ہمیں اپنی حفاظت کے لئے ضرور انگلستان کا ساتھ دینا پڑے گا۔ ڈیفنس منسٹر نے اپنی تقریر میں مزید کہا۔ کہ ہم کوشش تو یہی کریں گے۔ کہ آئندہ جنگ میں حصہ نہ لیں۔ اور غیر جانبدار رہیں۔ اور ہمارے ملک میں سے ہو کر کوئی انگلستان پر حملہ نہ کر سکے۔ لیکن بظاہر یہ مشکل ہوگا۔ اور ہمیں انگلستان کے ساتھ شامل ہونا ہی پڑے گا۔

اٹلی اور فرانس کی پیش بندیاں

تین ماہ پیشتر اطالیہ اور فرانس کے درمیان نوآبادیاتی مسئلہ پر تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک فرانس افریقہ کی نوآبادیات میں اپنے دفاعی انتظامات وسیع کرتا چلا آ رہا ہے۔ بعض خطرناک مقامات پر فرانس نے اپنی فوجیں تقریباً دوگنی کر دی ہے۔ فرانسیسی مغربی افریقہ کے حکام نے لیبیا سے حملہ کے خطرہ کی روک تھام کے لئے ہر ممکن اقدام اختیار کر رکھا ہے۔ دیگر علاقوں میں بھی فوج کی تعداد بڑھائے جانے کی اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ روما سے ۲۱ فروری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنرل سٹاف

وصیتیں

نمبر ۵۳۲۸۔ منکہ امۃ البتول۔ زوجہ امداد علی خانصاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء۔ ساکن بیگم پور ڈاکخانہ سرڈوعہ۔ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۱۹/۲/۲ حسب ذیل وصیت .... کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند ۵۰ روپیہ۔ زیور اندازاً ۱۸۶/۰ روپیہ میں اپنی اس جائیداد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وعدہ کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ الامۃ۔ امۃ البتول۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد یعقوب سیکرٹری انجمن احمدیہ بیگم پور۔ گواہ شد۔ خان بہادر چوہدری نعمت خان ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج خسر موصیہ بیگم پور۔ گواہ شد۔ امداد علی خان خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۳۲۹۔ منکہ محمد احمد ولد حضرت میاں مہر دین صاحب مرحوم۔ قوم ارائیں۔ پیشہ وقف زندگی۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن بوبک ڈاکخانہ ٹھٹھروال۔ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ۱۶ کنال زرعی زمین واقع موضع بوبک میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت تقریباً بارہ سو روپیہ ہے۔ ایک مکان بوبک میں ہے۔ وہ بھی ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے جس کی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہے میں اس جائیداد میں سے اپنے چوتھائی حصہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کے وصیت کردہ میں سے کوئی جائیداد یا رقم حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار پندرہ روپے الاؤنس پر ہے۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے بطور انعام ملتا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس ماہوار الاؤنس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اس وصیت کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد احمد مجاہد تحریک جدید۔ گواہ شد۔ سید احمد فاروقی قائمقام زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب وائس پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک۔

نمبر ۵۳۳۰۔ منکہ سیدہ ثانیہ اختر بانو بنت مولوی سید عبد الواحد صاحب مرحوم قوم سید عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن برہمن بڑیہ حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۳۹/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد ایک قطعہ زمین شہر برہمن بڑیہ دبنگال میں تھی۔ جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/ روپیہ ہوگی۔ میں وہ قطعہ زمین مسجد و انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کے استعمال کے غرض سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہبہ کر چکی ہوں۔ اور اس کے بابت وثیقہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دی گئی ہے۔ میرا اسوقت گزارہ اس وظیفہ پر ہے۔ جو مجھے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس وظیفہ کا دسواں حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ سیدہ ثانیہ اختر بانو — گواہ شد

لنڈن ۲۱ فروری۔ دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ اٹلی کی حکومت لیبیا میں جو فوجیں جمع کر رہی ہے۔ یہ اٹلی اور برطانیہ کے معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کہلا سکتی۔

ٹوکیو ۲۱ فروری۔ آج صبح جاپانی طیاروں نے ہانگ کانگ پر بمباری کی۔ جس کی وجہ سے ایک ہندوستانی اور دو چینی ہلاک ہو گئے۔ ریلوے لائن برٹش اور گاڑیوں پر بھی بم برسائے گئے۔ حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر مقیم ٹوکیو کو ہدایت کی ہے کہ اس کے خلاف حکومت جاپان کے پاس شدید احتجاج کرے۔

پشاور ۲۱ فروری۔ وزیرستان سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ میر علی کے آس پاس مسلح قبائلی گروہ منڈلا رہے ہیں۔ اور کاشتکاری کو جانے والی لاریوں کو لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فی الحال لاریوں کی آمد و رفت روک دی گئی ہے۔

پٹنہ ۲۱ فروری۔ حکومت بہار نے جوڈیشری کو اگزیکٹو سے علیحدہ کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اسمبلی میں آج اعلان کیا گیا۔ کہ اس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اور حکومت اس کی سفارشات پر غور کر کے جلد اپنا فیصلہ صادر کرے گی۔

میکسیکو ۲۱ فروری۔ حکومت جاپان اور جرمنی کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جاپان جرمنی کو تیل مہیا کیا کرے گا۔ اور اس کے عوض جرمنی اسے ہوائی جہاز دے گا۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ آج دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ کیا حکومت برطانیہ معاہدات کی رو سے ہندوستانی ریاستوں کو بیرونی جارحانہ اقدامات اور اندرونی بدنظمی سے بچانے کے لئے حکومت ہند پر زور دے گی۔ وزیر ہند نے جواب دیا کہ حکومت برطانیہ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے اور جہاں کہیں ضرورت ہوئی والیان ریاست کی امداد کی جائے گی۔ بعض والیان ریاست آئینی اصلاحات کے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نفاذ کے سلسلہ میں جو اقدام کر رہے ہیں۔ ان میں حکومت مداخلت نہیں کرے گی۔ ملک کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ جس قسم کا نظام حکومت چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

لاہور ۲۱ فروری حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ میں بیان کیا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پٹرول موٹر کے تیل اور سینماؤں اور تفریح گاہوں پر نئے ٹیکس لگانے کے لئے تین بل پیش کئے جائیں گے۔

سانگلی ۲۱ فروری۔ ریاست ہذا کے ۵۰۰ کسانوں نے جاگیردار سے مالیہ میں ایک چوتھائی تخفیف کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک یہ نہ ہوگا وہ بھوک ہڑتال پر رہیں گے۔

دہلی ۲۱ فروری۔ ریاست اندور کی طرف سے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ بغیر اجازت کوئی انجمن حدود ریاست میں قائم نہیں کی جا سکتی۔ پہلے سے قائم شدہ انجمنیں بھی ایک ماہ کے اندر اندر اجازت حاصل کریں۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے چھ ماہ قید اور ۵۰۰ روپیہ تک جرمانہ کی سزا رکھی ہے۔

لاہور ۲۱ فروری۔ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کو آج کل سیشن کے ایام میں ساڑھے بائیس روپیہ روزانہ کے حساب سے الاؤنس ملتا ہے۔ لیکن اب ایک بل کے رو سے ان کی سالانہ تنخواہ مقرر کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس سیشن میں ایسا بل پیش ہونے کی توقع ہے

پشاور ۲۱ فروری۔ صوبہ سرحد کے موجودہ ایڈووکیٹ جنرل سردار راجا جنگ اپریل میں ریٹائر ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان کی جگہ مسٹر عبدالقیوم ممبر مرکزی اسمبلی مقرر کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۱ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کشمیر کے باشندوں کے نام ایک پیغام شائع کراتے ہوئے لکھا ہے کہ میں ان تمام ہندوؤں۔ مسلمانوں اور سکھوں کو جو وہ جدوجہد وہاں کر رہے ہیں۔ مبارکباد دیتا ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کے عظیم الشان مقصد میں ان کے ساتھ ہوں۔ انہیں چاہئے۔ کہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جو ملک کے لئے باعث بدنامی ہو۔

دہلی ۲۱ فروری۔ گورنر سرحد خان عبدالغفار خان کے ساتھ گفتگو کے نتائج وائسرائے کے سامنے رکھنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ آپ قبائلی حملوں کے متعلق بھی ان سے بات چیت کریں گے۔ آپ کا مقصد یہ بھی ہے کہ فرنٹیئر گورنمنٹ کو ایسے اختیارات دئے جائیں۔ کہ وہ ان حملوں کے دفعیہ کے قابل ہو سکے۔

کراچی ۲۱ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب نے کل حلف وفاداری لے لیا تھا۔ اور لاء اینڈ آرڈر کا محکمہ ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کا اعلان بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر نہیں کیا گیا تھا۔ بعض ممبر بے شک اس تقرر کے خلاف ہیں۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ یمن کو اسلحہ بھیج کر اٹلی نے حکومت برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔ یہ خبر غلط ہے۔ کہ اٹلی کو اس کے عوض کسی یمنی جزیرہ پر کنٹرول دیا گیا ہے۔ اینگلو اٹالین معاہدہ کی یہ ایک اہم دفعہ ہے کہ فریقین میں سے کوئی یمن کے کسی علاقہ میں سیاسی مراعات حاصل نہیں کر سکتا۔

پیرس ۲۱ فروری۔ سپین کی جمہوریت کے صدر ازانا کو وزیر اعظم کی طرف سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ جلد از جلد میڈرڈ پہنچ کر حکومت کی باگ ڈور سنبھال لیں۔ اس کی طرف سے جواب دیا گیا ہے۔ کہ صلح کے امکانات روشن تر ہو رہے ہیں۔ اس لئے ابھی میں واپسی کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جنرل فرانکو کے ہیڈ کوارٹر سے آمدہ اطلاع سے بھی پایا جاتا ہے کہ آئندہ چند روز میں یہ فیصلہ ہوگا۔ کہ سپین میں امن قائم رہے گا۔ یا جنگ جاری ہوگی۔

پشاور ۲۱ فروری۔ سرحدی اسمبلی میں ایک بل پیش ہو رہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ صوبہ میں بھیک مانگنا ممنوع قرار دیا جائے۔ اور محتاجوں کی امداد کے لئے سرکاری طور پر غریب خانے قائم کئے جائیں۔

لاہور ۲۱ فروری۔ پنجاب اسمبلی میں ایک سکھ ممبر کی طرف سے ایک بل اس مطلب کا پیش کیا جائے۔ کہ سکھ گوردوارہ کے مالیات پر کنٹرول رکھنے کے لئے سات ممبروں پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کر دیا جائے۔ جس کا ایک ممبر اسمبلی کے سکھ ممبروں میں سے ہو ایک گوردوارہ کمیٹیوں کے پریذیڈنٹوں میں سے اور ایک پربندھک کمیٹی کی طرف سے۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ مسٹر بوس کی صحت ابھی ویسی ہی ہے جیسی کل تھی۔ کوئی افاقہ تا حال نہیں ہوا۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ گورنر بنگال کی علالت میں تا حال کوئی کمی نہیں ہوئی آج کا دن سخت بے چینی میں گذرا۔

کلکتہ ۲۱ فروری۔ اخبار سٹیٹسمین میں شائع شدہ ایک مضمون کی تردید کے لئے مسٹر بوس کی طرف سے ایک بیان شائع کرایا گیا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے کبھی نیسی ازم کا پروپیگنڈا نہیں کیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی